السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بنگال کے اکثر اطراف میں عیدین کے نماز ادا کرنے کےلیے عیدگاہ میں نہیں جاتیں، بلکہ مردوں کے عیدگاہ چلے جانے کے بعد اپنے محلے کا پنجگانہ نماز والی مسجد میں ، یا جامع مسجد میں ، اور بعض جگہ محلّہ کے سردار یا مولوی یا پیر کے مکان میں جمع ہوجاتی ہیں اور نماز عیدین بغیر خطبہ کے ، یا مع خطبہ کے ادا کرتی ہیں ۔ کیا اس کی نظیر عہد نبوی یا عہد صحابہ میں ملتی ہے ؟ اور کیا ایسا کرنا جائز ہے ؟

بعض مولوی صاحبان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مقولہ : ’’لو اَدرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اَحدث النساء ، لمنعهن المساجد ،، اس طریق عمل کو جائز بلکہ مستحسن بتاتے ہیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اصل یہ ہے کہ مرد اپنے گھر عورتوں کو پردہ کا معقول انتظام کر کے عیدگاہ میں لے جائیں ۔ خواہ وہ جوان ہوں یا بوڑھی یا ادھیڑ، کنواری ہوں یا بیاہی ہوئی ، کیونکہ آنحضرت ﷺ نے بغیر کسی زمانہ اور وقت کی تخصیص کے عورتوں کو عیدگاہ میں لے جانے کی تاکید فرمائی ہے ۔ یہاں تک کہ حیض والی عورتوں کو بھی جانے کا حکم دیا ہے کہ وہ مصلی سے الگ رہ کر تکبیر و دعا اور خطبہ میں شریک ہوں ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 428

محدث فتویٰ